REVIEW OF RESEARCH
ISSN: 2249-894X
IMPACT FACTOR : 5.2331(UIF)
VOLUME - 7 | ISSUE - 3 | DECEMBER – 2017

اُردو شاعری اور قومی یکجہتی

اسوسی ایٹ پروفیسر شیخ میمونہ اللہ بخش
یو۔ ای۔ ایس۔ مہیلا مہاودھیالیہ، شولاپور

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں

(علامہ اقبالؔ)

ہندوستان مختلف مذاہب، تہذیب زبان اور رسم و رواج کا ملک ہے۔ یہاں کی گنگا جمنی تہذیب اس چمن کی مانند ہے جہاں رنگ برنگ پھولوں کے ساتھ کھلنے اور لہرانے کی وجہ سے اس کی رونق اور دل کشی کو دیکھ کر کسی نے اس کو گلستان کہا تو کسی نے چمنستان کا نام دیا۔ اسی طرح گوناگوں تہذیب مختلف اقوام مذاہب و ملت اور طرح طرح کی زبان یکجا ہونے کی وجہ سے ہندوستان کو چمنستان کہا گیا۔ ہندوستان اپنی رنگارنگ تہذیب کے لئے زمانہ قدیم سے مشہور رہا ہے۔ غیر ممالک سے مختلف قوموں کے آنے سے یہ ملک مختلف تہذیبوں کا سنگم اور بہت سے مذہبوں، زبانوں اور ثقافتوں کا حسین گہوارہ بنا رہا ہے۔ پوری دنیا میں اپنی نوعیت کے جس نرالے سنگم اور گہوارے پر اہل ہند کو ناز ہے۔ اس کی مثال نہیں ملتی جس طرح باغبان اپنے چمن کی زینت اور پھولوں کی خوبصورت کو باقی رکھنے کے لئے اس کی دیکھ بھال تراش خراش اور نوک پلک درست کرتا رہتا ہے۔ اسی طرح رنگارنگ تہذیب زبان اور مذاہب کو ایک کڑی میں باندھنے کے لئے قومی یک جہتی کا ہونا بہت ضروری ہے۔

ہندوستان میں مختلف مذاہب، فرقے اور زبانوں کے بولنے والے لوگ موجود ہیں۔ اردو زیادہ لوگ بولتے ہیں۔ اس زبان میں سنسکرت نے اپنا رس گھولا ہے۔ برج بھاشا، کھڑی بولی، گجراتی، تیلگو، بنگالی، سندھی، پنجابی، مراٹھی، عربی، انگریزی، چینی، روسی نے اپنی عظمت اور وسعت اس زبان میں سمویا ہے۔ ہر علاقے کی اپنی اپنی زبان اور تہذیب ہے۔ ہندوستان میں تقریباً ڈیڑھ سو زبانیں بولی جاتی ہیں۔ ان مختلف زبانوں میں اردو کو کئی ناموں سے پہچانا جاتا ہے۔ کبھی اسے ہندی کہا گیا، کبھی دکنی اردو، کبھی ریختہ، کبھی اردوے معلیٰ، کبھی ہندوستانی۔ اس زبان کا اگر کوئی اور نام ہو سکتا ہے تو قومی یک جہتی کے سارے تصور کو صرف ایک لفظ "اُردو" ہی پورا کر سکتا ہے۔ اس لئے اردو مشترکہ تہذیب کا سب سے بڑا سرمایہ ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ ہندوستان کی کوئی اور زبان نے قومی یکجہتی کی روایت کو فروغ دینے میں اتنے خدمات نہیں پیش کئے، جتنا کہ اردو نے پیش کیے۔ جس شدت سے اُردو نے قومی یکجہتی کو پیش کیا اور قومی یکجہتی کے عناصر جتنی اردو میں ہے ہندوستان کی کسی دوسری زبان میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ اسی چیز کو مدنظر رکھ کر یہاں جمہوری نظام حکومت قائم کیا گیا۔

ہندوستان کو آزادی مل کر آج ۶۲سال ہو گزرے مگر ہم ابھی تک اپنے وطن کو پاک نہیں کر سکے۔ صدیوں سے مل جل کر رہنے والی قوموں میں نفرت کا بیج بونے کے لئے تقسیم ملک کے بعد اردو کی شکل کو بگاڑ کر پیش کرنے کی کوشش کی گئی۔ کبھی اس کو مغل دور کی پیداوار بتا کر نفرت کو ہوا دی گئی۔ کبھی اسے تقسیم ملک کی ذمہ دار ٹھہرایا گیا۔ ان دنوں اردو کو مسلمانوں کی زبان کہا گیا۔ اردو کو مسلمانوں کی زبان قرار دینے سے بہت نقصان ہوا۔ یہ مسلمانوں کی زبان نہیں ہے یہ صداقت ہے کہ اردو زبان کو اپنانے والوں میں مسلمان زیادہ تھے۔ جس طرح ہندوستان میں اکثریت ہندوؤں کی ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہندوستان ہندوؤں کا ملک ہے۔ بالکل اسی طرح اردو جاننے والوں میں مسلمان اکثریت میں ہیں اس کا مطلب یہ نہیں کہ اردو مسلمانوں کی زبان ہے۔ اس بے بنیاد باتوں کو دور کرنے کے لئے ہمیں قومی یکجہتی کی روایات کو دہرایا جائے۔ یہ ایک طویل کہانی ہے اس مضمون میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ علامہ اقبال نے قومی یکجہتی کے متعلق کیا خوب کہا ہے۔

سچ کہہ دوں اے برہمن گر تو برا نہ مانے
تیرے صنم کدوں کے بت ہو گئے پرانے

اپنوں سے بیر رکھنا تو بتوں سے سیکھا
جنگ و جدل سکھایا واعظ کو بھی خدا نے

تنگ آکے میں نے آخر دیر و حرم کو چھوڑا
واعظ کا وعظ چھوڑا چھوڑے تیرے فسانے

پتھر کی مورتی کو سمجھا ہے تو خدا ہے
خاک وطن کا مجھ کو ہر ذرہ دیوتا ہے

آ غیرت کے پردوں کو ایک بار پھر اٹھا دیں
بچھڑوں کو پھر ملا دیں نقش دوئی مٹا دیں

سونی پڑی ہوئی ہے مدت سے دل کی بستی
آ ایک نیا شوالہ اس دیش میں بنا دیں

جو ہمارا موضوع بھی اردو شاعری اور قومی یکجہتی ہے۔ اردو شاعری کا ڈھانچہ اور اس کا مزاج ابتداء سے ہی ہر قوم اور ہر مذہب کی ملی جلی کوششوں سے بنا ہے۔ ایک طویل مدت تک مختلف مذاہب اور تہذیبوں کے باہمی اختلاط سے ہندوستانی سماج نے ایک خوشگوار موڑ لیا اور ایسے سماج کی تشکیل جو سیکولر تھا،اس سیکولر سماج نے ایسی مشترکہ زبان کی ضرورت محسوس کی جو اتحاد، بھائی چارگی اور حقوق کے جذبے کی پرورش کر سکے اور صحیح معنوں میں جمہوری طرز فکر کو فروغ دے سکے۔ ان مقاصد کے حصول یابی کے لیے اردو زبان وجود میں آئی۔ یہی اوصاف اردو شاعری کی نشان امتیاز ہے۔ اردو شاعری کی وجہ سے صوفیوں، سنتوں اور فقیروں نے بھائی چارگی، انسانی دوستی، سچائی اور رواداری اور میانہ روی کا سبق دیا۔ کرشن چندر لکھتے ہیں۔ اردو ادب شروع ہی سے ایک مشترکہ ہند آریائی تہذیب اور کلچر کا گہوارہ رہا ہے۔ اس کی اشاعت میں ہندوؤں اور مسلمانوں، سکھوں اور عیسائیوں نے مل جل کر حصہ لیا ہے۔ ہر رنگ و نسل کے افراد کے محسوسات اور جذبات کو سمو کر انہیں ایسا ادبی روپ عطا کیا ہے جس سے زبان کے ادب اور شاعری پر باہمی میل جول، رواداری، اتحاد، محبت، اُخوت اور قومی یکجہتی کے جذبوں کی چھاپ پڑ چکی ہے۔ ان ہی عناصر کی موجودگی نے اردو زبان کے ادب کو ایک سیکولر مزاج عطا کیا ہے۔ جو سارے ہندوستانی عوام کے جمہوری جذبے سے ہم آہنگ ہے۔ چنانچہ اردو ادب اسی ہند آریائی تہذیب و تمدن کو اپنے شعر و نغمہ میں اس طرح سمو لیا ہے کہ وہ اسی کا ایک حصہ معلوم ہوتی ہے۔ اگر ہم ابتداء ہی سے اُردو شاعری میں قومی یکجہتی کے تصور کا جائزہ لیں تو اردو کا کوئی شاعر ایسا نہیں ملے گا جس نے یکجہتی کے تصور کو نہ پیش کیا ہو۔ اردو شاعری میں قومی یکجہتی کا یہ تصور کئی پہلوؤں سے ملتا ہے۔ اس کا ایک اہم پہلو تصوف میں ملتا ہے۔ جو ہر شخص کے جذبات کا احترام تمام بنی نوع انسان سے محبت، ہر مذہب سے عقیدت کی صورت میں ملتا ہے۔ قومی یکجہتی کا یہ پہلو اردو شاعری کی رگوں میں خون بن کر رواں دواں ہے۔

اردو کی ترقی میں صوفیوں کا بہت بڑا حصہ رہا ہے۔ انہوں نے اپنے پیغام محبت کو عوامی بولی یعنی اردو میں لوگوں تک پہنچایا۔ اس لئے اردو میں اور خاص طور پر اردو شاعری میں محبت، رواداری، صبر و ضبط، وسیع النظر، انسانی دوستی ہر ایک کے لئے احترام و عقیدت کو سب سے زیادہ جگہ ملی۔ جو ان صوفیوں کی تعلیم کی روح تھی۔

قومی یکجہتی کا دوسرا پہلو، اردو شاعری میں ہندوستانی رسم و رواج، تہوار، ہندو تہذیب، ہندو دیومالا کا ذکر ملتا ہے۔ اردو شعراء اختلاف عقائد کے باوجود اسے اپنے تخیل اور شاعری کا جزو بنا لیا۔ قومی یکجہتی کا تیسرا پہلو وہاں نظر آتا ہے۔ جہاں ایک مذہب کے شاعر نے دوسرے مذہب کے دیوتاؤں، اوتاروں، پیغمبروں یا مذہبی رہنماؤں کی تعریف کی ہے۔ اردو شاعری میں عظیم انسانیت کا تصور اور دوسروں کے جذبات کی شکل میں ملتی ہے۔ اسی طرح حب الوطنی اور آزادئ وطن کے لیے باہمی اتحاد کی ضرورت کی صورت میں جلوہ نما ہے۔

حالیؔ نے اپنے کلام کے ذریعے قومی یکجہتی کا پیغام دیا ہے۔ وہ یہ سمجھتے تھے کہ اسلام کی تعلیم کی بنیاد وانسانیت کی محبت اور خدا کی مخلوق کی خدمت کو سمجھتے تھے۔

یہ پہلا سبق ہے کتاب ھدیٰ کا
کہ ہے ساری مخلوق کنبہ خدا کا
وہی دوست ہے خالق دوسرا کا
خلائق سے ہے جس کو رشتہ ولا کا

یہی ہے عبادت یہی دین وایماں
کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انساں

امیرؔ

مذہب کی یہی روح تھی۔ جس نے حالیؔ کے دل میں انسانی ہمدردی خلوص، بے تعصبی، اعلیٰ ظرفی، قربانی اور درد کی وہ انمول صفات پیدا کر دی تھی جو انسانیت کا زیور اور جوہر ہیں اور حالیؔ کی ساری زندگی اور سارے کارنامے اس کا مظہر بن گئے۔ میر درد کا یہ مصرعہ گویا حالیؔ کے دل کی آواز تھا۔

دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لیے کچھ کم نہ تھے کروبیاں

سر سید احمد خان نے کہا ہے کہ بھارت ایک دلہن کی طرح ہے اور ہندو اور مسلم اس کی دو خوبصورت آنکھیں ہیں۔ اس دلہن کی خوبصورتی اسی وقت قائم رہ سکتی ہے جب یہ دونوں آنکھیں صحیح و سلامت رہیں۔ اگر انہوں نے ایک دوسرے کو برباد کرنے کی کوشش کی تو یہ دلہن کانی پھینگی ہو جائے گی لیکن افسوس کہ مفاد پرست لوگ نہ مذہبی علاقائی اور لسانی جنون کا شکار ہو کر ہمیشہ ہی اس ملک کی رگوں میں رفقہ واریت کا زہر گھولتے رہتے ہیں اور نتیجے میں خون کی ہولیاں کھیلی جاتی ہیں۔

خون بہتا ہے نہ ہندو کا نہ مسلمانوں کا
خون تو بہتا ہے بس ہندوستان کا

پڑے ہیں نفرت کے بیج دل میں برس رہا ہے لہو کا ساون
ہری بھری ہیں سروں کی فصلیں بدن پہ زخموں کے گل کھلے ہیں

کرشن موہن :

ہر دم لیے رہتے ہیں ہم یکجہتی و الفت کی
مسلک ہمارے ہیں کئی منزل ہماری ایک ہے

ہندو سہی مسلم سہی ہندوستانی ہیں سبھی
عیسائی ہوں یا پارسی گمراہ نہیں ہوں گے کبھی

خنجر چلے کسی پہ تڑپتے ہیں ہم امیرؔ
سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہیں

امیرؔ

فیصل جعفریؔ :

عاشق ہیں اہل ہند راہِ مستقیم کے
دسرت کے نام لیوا ہیں بیٹے ہیں براہیم کے

عاصیؔ بریلوی :

کو شر و شبنم ہیں کنگ چمن میرے لیے
کم نہیں ہے خلاسے میرا وطن میرے لیے

مختصر یہ کہ اردو زبان کی طرح اردو شاعری کا جنم بھی قومی اتحاد سے ہوا ہے اردو شاعری ہماری قومی یکجہتی کی تحریک کی تاریخ ہے۔ یکجہتی محبت، رواداری، احترام، انسانیت اردو شاعری کے خمیر میں ہے۔ یہ ہماری مشترکہ تہذیب کا سب سے بڑا سرمایہ ہے۔ ابتداء سے لے کر آج تک نفرتوں کو مٹانے اور دلوں کو جوڑنے کا کام اردو شاعری کرتی آرہی ہے اور کرتی رہے گی۔

کب یاد میں تیرا ساتھ نہیں کب ہاتھ میں تیرا ہاتھ نہیں
صد شکر کہ اپنی راتوں میں اب ہجر کی کوئی رات نہیں

ہندوستان کی دوسری زبانوں کے مقابلے میں اردو نے سب سے زیادہ بھرپور توانائی کے ساتھ قومی یکجہتی کے جذبات کو پیش کیا ہے۔ ویسے بھی یہ کہاوت مشہور ہے کہ "ایک اور ایک گیارہ" ہوتے ہیں۔ کاش اب سے ہم سب متحد ہو کر ہندوستان کی سالمیت اور آزادی کو برقرار رکھنے کا مستحکم عزم کریں۔

علامہ اقبالؔ :

ایک ہو جائیں تو بن سکتے ہیں خورشید مبیں
ورنہ ان بکھرے ہوئے تاروں سے کیا بات بنے